www.KitaboSunnat.com

سیدنا حسینؓ سے محبت

جزو دین ۔ جزو ایمان

تالیف

پروفیسر ڈاکٹر عبید الرحمن محسن

مدرس و مہتمم دار الحدیث الجامعۃ الکمالیۃ راجووال

دار الحدیث الجامعۃ الکمالیۃ راجووال

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت (محدث) لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- بسا اوقات کسی کتاب کو اس کی مجموعی افادیت کے پیش نظر پبلش کر دیا جاتا ہے جس کے مندرجات سے ادارہ کا کلی اتفاق ضروری نہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

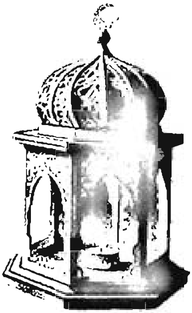

سیّدنا حسینؓ سے محبّت

جزو دین ۔ جزو ایمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے محبت

جزو دین _ جزو ایمان

تالیف

پروفیسر ڈاکٹر عبید الرحمن محسن

مدرس و مہتمم دار الحدیث الجامعۃ الکمالیۃ راجووال

دار الحدیث الجامعۃ الکمالیۃ راجووال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے محبت

جزو دین۔۔۔ جزو ایمان

نام کتاب	:	سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے محبت
خطاب	:	ڈاکٹر عبید الرحمن محسن
تحریری قالب	:	الشیخ عدیل احمد بن محمد رفیق راجووالوی
ناشر	:	شعبۂ تحقیق وتصنیف دار الحدیث الجامعۃ الکمالیۃ راجووال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

❁ نبی ﷺ کی ہجرت اور کعبہ سے جدائی 9
❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی وفاداری 9
❁ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے پیغامات 10
❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی لونڈی کا شادی کے پیغام پر استفسار کرنا 10
❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر رسول اللہ ﷺ کا رعب 12
❁ رسول اللہ ﷺ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا پیغام نکاح قبول کرتے ہیں: 13
❁ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی حالت 15
❁ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش 16
❁ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش 17
❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاں تیسرے بیٹے کی پیدائش 17
❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے تینوں بیٹوں کے نام اور ان کا تاریخی پس منظر 18
❁ سیدنا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا بچپن 19
❁ نبی کریم ﷺ کی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت 20

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- رسول اللہ ﷺ کا فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں حسنین کریمین سے پیار 21
- رسول اللہ ﷺ کا حسن وحسین سے بازار میں اظہار محبت 23
- محبت کا ایک منظر 24
- صحابی رسول کا اس پورے واقعے کو من وعن ہم تک پہنچانا 26
- حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے بارے چار تاریخی جملے 27
- حسین سے محبت ہی محبت 28
- محبت کا ایک اور منظر دیکھیے: 29
- نماز کے دوران نواسوں سے محبت 29
- نماز عشاء کے وقت جنت کے شہزادوں سے محبت 34
- آسمان کا رسول اللہ ﷺ کے نواسوں سے محبت کا اظہار: 35
- رسول اللہ ﷺ جان کنی کے عالم میں 36
- رسول اللہ ﷺ کا فاطمہ کے کان میں سرگوشی کرنا 37
- رسول اللہ ﷺ کا سیّدہ فاطمہ کو تقوی اور صبر کی تلقین کرنا 38
- سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول 39
- مدینہ میں مختلف فتنوں کا ظہور 39
- جناب صدیق کا فتنوں کی سرکوبی کرنا 40
- خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ 40
- صحابہ واہل بیت کی باہمی محبت 41
- سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے Frankness 41
- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی سوچ 43

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے افضلیت پر سوالات 43
- شہادت عمر رضی اللہ عنہ 45
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابوبکر و عمر سے اس قدر تعلق 45
- تمام صحابہ اور اہل بیت سے محبت کیجئے 46
- جو جنتی دیکھنا چاہے وہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے 47
- محشر اور جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت نبی اکٹھے ہوں گے 47
- آل بیت النبی سے محبت ایمان کا حصہ ہے 48
- سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے اس قدر محبت 48
- سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے صرف مؤمن ہی محبت کرتا ہے 49
- سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے دو قسم کے آدمی ہلاک ہو جائیں گے 49
- کفار کی سازشیں کامیاب 51
- کوفیوں کا سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو خط لکھنا 52
- شہادت حسین کی خبر پیغمبر کی زبانی 52
- سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اپنے قاتل کی نشان دہی کرتے ہیں 53
- سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک کوفی لوگ قاتل ہیں 54
- سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں علماء اہل سنت کا موقف 55
- سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور تمام اہل بیت سے محبت 57
- قرآن پر کامل ایمان اور تحریف جیسے باطل عقائد سے اجتناب 58
- تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ادب و احترام اور گستاخی سے اجتناب 58

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- قبر پرستی اور شرک سے اجتناب 58
- سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل اور بدعات سے پرہیز 59
- مصائب اور آزمائشوں پر صبر واستقامت اختیار کرنا 59
- سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کی شان میں قرآن وسنّت کی پابندی 60
- اہل بیت سے سچی محبت: عقائد واخلاق اور طرزِ زندگی کی پیروی 60

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین

امابعد: فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓىِٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۫ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ: ۱۵۴ تا ۱۵۷)

”اور اللہ تعالیٰ کی راہ کے شہیدوں کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں، لیکن تم نہیں سمجھتے۔ اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔ جنہیں جب کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔“

آج آپ کے سامنے نواسہ رسول، شہزادہ جنت، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی چند یادیں اور چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

کون حسین؟ جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا))[1]

”وہ دونوں دنیا میں سے میرے دو پھول ہیں۔“

[1] صحیح البخاری: 3753.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یعنی: سیدنا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما،

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بارے فرمایا:

((حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ ، أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ)) ❶

"حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ اس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرتا ہے، حسین اکیلا ہی ایک قبیلہ ہے۔"

جناب حسین رضی اللہ عنہ جو سیّدنا علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما کا لخت جگر اور سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کا بھائی ہے ان سب کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي)) ❷

"اے اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔"

وہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ: جنہیں اپنے بڑے بھائی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملا کر جنت کے نوجوانوں کا سردار بنایا گیا:

((الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) ❸

"حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔"

ایک دوسری روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اس فرشتے (جبریل علیہ السلام) نے مجھے خوش خبری دی کہ

((أن الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

"بے شک حسن وحسین (رضی اللہ عنہم) اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔"

وہ عظیم شخصیت جن سے محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کا ذریعہ ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ سنن الترمذی: 3775. ❷ صحیح مسلم: 6220.

❸ مسند احمد: 10999 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا، فَأَحِبَّهُمَا، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا)) ❶

"یہ دونوں (حسن و حسین) میرے بیٹے اور نواسے ہیں، اے میرے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تُو بھی ان دونوں سے محبت کر اور جو اِن سے محبت کرے تُو اس سے محبت کر۔"

حسین وہ حسین ہے کہ جس کی خاطر رسول اللہ ﷺ دوران خطبہ منبر سے نیچے تشریف لائے۔ ❷

تو آیئے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش سے شہادت تک ان کا تذکرہ آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی کے تیرہ سال مکہ مکرمہ میں گزارے۔

نبی ﷺ کی ہجرت اور کعبہ سے جدائی

اس کے بعد آپ ﷺ کو ہجرت کی اجازت ملی تو آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ ہجرت کے لمحے بھی کیا ہی اداس اور غمناک تھے، محبوب ترین شہر مکہ مکرمہ، بادل ناخواستہ چھوڑنا پڑا۔ ❸

بوقت ہجرت آپ ﷺ اپنی بیٹیوں اور اہل خانہ کو مکہ مکرمہ میں الوداع کرکے، رب کی خاطر روانہ ہوئے۔

آپ کی ہجرت کے بعد پہلا سال گزرا دوسرے سال آپ ﷺ غزوہ بدر میں شریک ہوئے یہ کفر و اسلام کا پہلا معرکہ تھا جس میں کفر کے بڑے بڑے لیڈرز، ائمۃ الکفر مارے گئے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی وفاداری

اسی معرکے کے اندر حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ جو بچپن میں ہی آپ کے ساتھ تھے،

❶ الترمذی: 3769. ❷ الترمذی: 3774، ابو داود: 1109.

❸ الترمذی: 3925.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچپن ہی سے آپ کی رفاقت میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے

ایک خاص شرف صحبت کے علاوہ،

دینی خدمات کے علاوہ خاندانی طور پر ایک محبت،

ایک پیار اور ایک الفت کا رشتہ تھا،

اور غزوہ بدر میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی

بہادری،

شجاعت،

جہاد فی سبیل اللہ کی امنگ،

دشمنوں کے لیے ہیبت اور اسلام پہ سب کچھ قربان کر دینے جیسے اوصاف اور جواہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مزید نکھر کے واضح ہوئے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے پیغامات

رمضان المبارک میں غزوہ بدر ہوا، غزوہ بدر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے۔

اس کے کچھ عرصے بعد ہی دو ہجری ہی کے اندر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے حوالے سے پیغامات آنا شروع ہو گئے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی لونڈی کا شادی کے پیغام پر استفسار کرنا

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی تھی، انہوں نے جناب علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ جانتے ہیں؟

((هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ فَاطِمَةَ قَدْ خُطِبَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟))[1]

کہ اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور جنت کی شہزادی زہراء بتول رضی اللہ عنہا کے نکاح کے حوالے سے

[1] دلائل النبوہ للبیهقی: ۱٦۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے پیارے نبی ﷺ کے گھر میں پیغامات آنا شروع ہو گئے ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنی سادگی میں اسے جواب دیتے ہیں،

نہیں مجھے تو اس بات کا کوئی علم نہیں ہے،

تو آپ کی لونڈی سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہتی ہے:

تو پھر آپ کو پتہ ہونا چاہیے:

کہ حضرت محمد کریم ﷺ کی بیٹی کے حوالے سے آپ ﷺ کے گھر میں مختلف جگہوں سے پیغامات آ رہے ہیں،

اور آپ کو اس کے اندر کوئی تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ آپ کو بھی اپنا پیغام بھیج دینا چاہیے،

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ غربت کی زندگی بسر کرنے والے ایمان کے لحاظ سے اعلیٰ لیول کے انسان،

لیکن معاشی لحاظ سے اور (Ecnomically) بالکل کمزور

اپنی لونڈی کو جواب دیتے ہیں،

کہ میں کس حوالے سے آپ ﷺ کو پیغام بھیجوں؟! میرے تو شادی کے

جو لوازمات ہیں،

جو ضروری اخراجات ہیں،

ان کے لیے کچھ میسر ہی نہیں ہے، لیکن ان کی لونڈی

بڑی فراست والی،

بڑی ذہانت والی،

اصرار کے ساتھ کہتی ہے:

کہ مجھے یقین ہے اگر آپ رضی اللہ عنہ اللہ کے پیارے نبی ﷺ کے پاس ایک سائل بن کے پیغام لے کے جائیں گے،

یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ اللہ کے پیارے نبی ﷺ آپ کو خالی ہاتھ واپس بھیج دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ خود اس روایت کے راوی ہیں۔

کہتے ہیں: کہ میری اس لونڈی نے اس قدر اصرار کیا۔

اس قدر اصرار کیا اور اس قدر کثرت سے مجھے امید دلائی،

کہ مجھے یقین ہو چلا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خالی واپس نہیں لوٹائیں گے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

ایک روز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا گیا،

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا،

بیٹھ تو گیا،

((وَكَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جَلَالَةٌ وَهَيْبَةٌ)) [1]

اللہ کے نبی کا جلال،

آپ کا رعب،

آپ کا مقام،

آپ کی شان،

آپ کا نورانی چہرہ،

آپ کی عظمت،

اور آپ کے جسم مبارک میں اور آپ کے چہرہ انور پہ وہ رعب کی ایسی کیفیت،

أُفْحِمْتُ میرے جیسے علی کے اندر یہ ہمت کیسے پیدا ہو کہ میں آپ سے بات کروں،

میں سامنے بیٹھ گیا (أفحمت)

مجھے تو چپ لگ گئی،

خاموش ہو گیا، بیٹھا رہا،

---

[1] دلائل النبوة للبیهقی:160/3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیٹھا رہا، بیٹھا رہا،

حتیٰ کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے خود ہی مجھے فرمایا:

اور امام بیہقی کی ایک عظیم کتاب ہے جس کا نام ہے دلائل النبوہ،

اس میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے وہ احادیث جمع کی ہیں،

جس میں آپ کی نبوت کی نشانیاں ہیں،

نبوت کے دلائل ہیں،

اس بات کی علامات ہیں،

کہ آپ ﷺ پہ وحی آرہی ہے اور آپ ﷺ اللہ کے نبی ہیں اور سچے پیغمبر ہیں۔

اس عظیم کتاب کے اندر امام بیہقی نے اس پورے واقعہ کی تفصیلات لکھی ہیں۔

جناب علی المرتضی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

کہ میں آپ کے سامنے خاموش بیٹھا ہوں،

ہونٹوں کو تالے لگے ہیں،

چپ سی لگی ہوئی ہے،

نگاہیں کیسی جھکی ہوں گی،

ادب کا کیا عالم ہوگا،

اللہ کے نبی ﷺ کی شخصیت، اور آپ کی ہستی کا کیا وقار اور کیا مقام ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا پیغام نکاح قبول کرتے ہیں:

خود آپ ﷺ نے کہا اے علی! بولتے نہیں کیسے آئے ہو تم؟ اس لیے آئے ہونا۔

کہ تم مجھے میرے بیٹی کے حوالے سے کوئی پیغام دینا چاہتے ہو

لَعَلَّكَ جِئْتَ تَخْطُبُ فَاطِمَةَ

علی بتاؤ نا اس لیے آئے ہونا، کہ بیٹی کے حوالے سے پیغام دینا چاہتے ہو۔

جناب علی المرتضی رضی اللہ عنہ یوں شرماتے ہوئے عرض کرتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے نبی ﷺ! سمجھ جاتے ہیں آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اے علی! آپ کے پاس حق مہر دینے کے لیے کیا موجود ہے؟

علی المرتضی رضی اللہ عنہ

سادگی میں،

غربت میں،

دونوں جہانوں کی دولت سینے کے اندر موجود ہے،

لیکن دنیا کی دولت کچھ پاس موجود نہیں ہے۔

کہتے ہیں: اے اللہ کے نبی! میرے پاس تو کچھ موجود نہیں ہے حق مہر دینے کے لیے،

میرے پاس کچھ نہیں، خالی ہاتھ ایک سائل بن کے آپ کے در اقدس پہ حاضر ہو چکا ہوں۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں: علی! وہ جو میں نے آپ کو زرہ دی تھی

(الحُطَمِيَّة)۔ حُطَمِيَّة ایک قبیلہ تھا وہاں جو زرہیں بنتی تھیں ان زرہوں کو، اس اسلحے کو حُطَمِيَّة کہا جاتا تھا۔

اور زرہوں کی بہت ساری قسمیں ہوتی ہے۔

کوئی بہت قیمتی ہوتیں،

کوئی کم قیمت اور ہلکی ہوتیں،

اور وہ زرہ کوئی بہت زیادہ قیمتی نہیں تھی۔

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ جواب دیتے ہیں جی! وہ زرہ تو میرے پاس موجود ہے۔

اس کی تو کوئی قیمت ہی نہیں، چار سو درہم لگ بھگ اور اس کی کیا قیمت لگ سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی حالت

میرے بھائیو، میرے بزرگو! یہ سب سے پہلا پیغام ہے میرے اور آپ کے لیے جب بیٹیوں کے رشتے کرنے ہوتے ہیں،

جب بیٹیوں کو رخصت کرنا ہوتا ہے،
جب بیٹیوں کے فرض ادا کرنے ہوتے ہیں،
باپ کے دل کے اندر کیا جذبات ہوتے ہیں،
کیا ارمان ہوتے ہیں،
کیا گداز ہوتا ہے،
کیا نرمی ہوتی ہے،
ان کو گھر سے رخصت کرنا کتنا مشکل لگتا ہے۔
پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جانتے بھی ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ نہیں،
خالی ہاتھ آ گئے ہیں،
ایمان کی دولت تو ہے نا،
جرأت اور شجاعت تو ہے نا،
تقویٰ کا لیول تو ہے نا،
اپنی برادری اور خاندان کا ایک فرد تو ہے نا،

یہ وہی فرد ہے جس نے بچپن میں کھڑے ہو کے جب سارے لوگ پتھر مارتے تھے۔
مکی زندگی میں کہا تھا: اے اللہ کے نبی!

بے شک میں بچہ ہوں،
آپ کا ساتھ دوں گا،
آپ کا ساتھ دوں گا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رفاقت دوں گا،

اور بھرپور ساتھ دوں گا۔

علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے بات ہو جاتی ہے تو زرہ بازار میں لے جاتے ہیں بیچنے کے لیے،

بعض شیعہ روایات کے اندر یہ آیا ہے

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ یہ زرہ چار سو درھم میں خرید لیتے ہیں اور بعد میں زرہ بھی واپس ہدیہ کر دیتے ہیں۔

یہ دنیا کا عظیم جوڑا رشتہ نکاح کے اندر استوار ہو جاتا ہے۔

۲ ہجری کے اندر یہ نکاح ہوتا ہے،

اور ۳ ہجری میں اگلے سال یعنی ایک سال کے بعد،

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش

اللہ رب العزت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے ہاں بیٹے کی خوشخبری دیتے ہیں۔

اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔

علی! میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے؟ کہا: اس کا نام حرب رکھا ہے۔

یہ جنگ جو ہوگا،

یہ مجاہد ہوگا،

یہ مسلح ہوگا،

کفر کے خلاف تلوار ہوگا،

میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس نام کو پسند نہیں فرماتے۔

کہتے ہیں: نہیں علی! اس کا نام حرب نہیں ہوگا۔

اس کا نام حسن ہوگا،

حسن والا،

جمال والا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوبصورتی والا،

کردار والا،

میرے اس نواسے،

میرے اس بیٹے،

تیرے اس بیٹے کا نام حسن ہو گا۔

۲ ہجری میں نکاح ہوا ہے۔

۳ ہجری میں پہلا بیٹا اللہ رب العزت نے دیا۔

نام حرب رکھا اللہ کے پیغمبر نے نام بدل دیا۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش

۴ ہجری میں دوسرا بیٹا اللہ رب العزت نے دیا اللہ کے پیارے نبی تشریف لائے۔

کہا علی! بیٹے کا نام کیا رکھا ہے؟ کہا! میں نے تو اب بھی وہی نام رکھا ہے،

"حرب"

جس طرح میدان بدر کے اندر میں نے معرکے سجائے تھے،

کفار کے خلاف ایک شمشیرِ بے نیام بنا تھا۔

میرا بیٹا بھی کفر کے خلاف ایسے ہی بنے گا۔

میں نے اس کا نام بھی حرب رکھا ہے۔

اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

نہیں، علی! اس کا نام حرب نہیں،

اس کا نام حسین رضی اللہ عنہ ہو گا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاں تیسرے بیٹے کی پیدائش

اس کے بعد ایک اور بیٹا اللہ دیتے ہیں۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں علی اس کا نام کیا رکھا ہے؟

کہتے ہیں: اس کا نام بھی حرب رکھا ہے وہی نام جو ذہن کے اندر سمایا ہوا ہے۔

فرمایا: نہیں علی! اس کا نام حرب نہیں،

اس کا نام محسن ہوگا۔ ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے تینوں بیٹوں کے نام اور ان کا تاریخی پس منظر

پھر ارشاد فرماتے ہیں: علی! یاد رکھنا میرے تینوں بیٹوں کے نام،

جس طرح موسی علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام اس کے رفیق ہوتے تھے،

جس طرح موسی کے بھائی اس کے دوست ہوتے تھے،

جس طرح موسیٰ علیہ السلام کا ساتھ دینے والے جناب ہارون علیہ السلام ہوتے تھے،

تیرا میرے ساتھ وہی رشتہ ہے۔

فرق یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا بھائی ہارون نبی تھا،

تو نبی نہیں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

جس طرح ہارون نے اپنے تین بیٹوں کے نام ایک جیسے رکھے،

پہلے بیٹے کا نام شبر رکھا،

دوسرے کا نام شبیر رکھا،

تیسرے کا نام مشبر رکھا،

بالکل اسی وزن پہ میں نے بھی اپنے نواسوں کے نام،

ہارون نبی کے بیٹوں کی طرح،

پہلے بیٹے کا نام حسن،

دوسرے کا نام حسین،

اور تیسرے کا نام محسن رکھا ہے۔

❶ الادب المفرد، للبخاری: 823۔ (امام البانی نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے پیارے نبی ﷺ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا نام نامی اسم گرامی خود پسند فرماتے ہیں۔
اور تاریخی طور پر یہ واضح بھی کرتے ہیں یہ وہی نام ہے اور اس سے ملتا جلتا نام ہے،
جو ایک نبی نے اپنے بیٹے کا نام رکھا تھا۔

سیدنا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا بچپن

یہ جنت کے دونوں شہزادے،
اللہ کے پیغمبر ﷺ کے گھرانے کے دو پھول،
اسی طرح جوان ہوتے ہیں،
پلتے بڑھتے ہیں،
گھر میں بچوں کی طرح بچگانہ ادائیں ہیں،
محبت والی،
پیار والی،
الفت والی،
چاہت والی،
بچے تو سارے ہی کھیلا کرتے ہیں،
لیکن انسانی اور اسلامی تاریخ کے یہ دو ایسے عظیم بچے ہیں۔
جو کھیلتے ہیں تو اللہ کے پیارے نبی کے سینے پہ کھیلتے ہیں،
جو کھیلتے ہیں تو آپ کے شانوں پہ کھیلتے ہیں،
جو کھیلتے ہیں تو آپ کی زلفوں سے کھیلتے ہیں،
جو کھیلتے ہیں تو آپ کے گھر میں کھیلتے ہیں،
جو کھیلتے ہیں تو مسجد نبوی کے منبر ومحراب میں کھیلتے ہیں،
جو کھیلتے ہیں تو اللہ کے پیغمبر کی انگلیاں پکڑ پکڑ کے کھیلتے ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ کے پیغمبر کو ان کے کھیل سے بھی اتنی محبت ہے،

ان کی اداؤں سے اتنی محبت ہے،

بچوں والی ان کی معصوم حرکات بچے جیسے کرتے ہیں،

ایسے ہی ان کی حرکات کے اندر

وہ معصومیت ہے،

وہ الفت ہے،

وہ محبت ہے،

وہ چاہت ہے،

وہ پیار ہے،

جو شاید انسانی تاریخ میں کسی باپ نے اپنے بیٹے کو نہیں دیا ہوگا۔

یہ تو عجب نواسے ہیں اور ان کا نانا بھی انسانی تاریخ کا بے مثال نانا ہے۔

نہ ان جیسی محبت دینے والا کوئی اور،

نہ ہی ان جیسی محبت لینے والا کوئی اور،

کتنی محبت، ذرا احادیث سے اس کے دلائل سنتے چلے جائیے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت

سب سے پہلی محبت ماں سے شروع ہو جاتی ہے۔

ان کی ماں سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے بھی اس قدر محبت ہے، کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

کبھی ان کو بوسہ دے رہے ہیں،

کبھی ان کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں،

کبھی چادر بچھا دیتے ہیں،

کبھی ان سے راز و نیاز کی باتیں کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں حسنین کریمین سے پیار

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كُنْتُ مع رَسولِ اللَّهِ ﷺ في سُوقٍ مِن أسْوَاقِ المَدِينَةِ))

مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار کے اندر اللہ کے پیغمبر تشریف لے جاتے ہیں۔

میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ ہوتا ہوں،

بازار سے آپ فارغ ہوتے ہیں،

((فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ))

آپ وہاں سے چل دیتے ہیں،

میں بھی آپ کے ساتھ چل دیتا ہوں۔

((ثُمَّ انصرفَ رسولُ اللَّهِ ﷺ من السُّوقِ إلى بيتِ ابنتِه فاطِمةَ رضي الله عنها))

چلتے چلتے آپ اپنی بیٹی

سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کے گھر میں،

علی المرتضی کے گھر میں،

تشریف لے آتے ہیں۔

آپ کے گھر میں تشریف لانے کے بعد

پوچھتے ہیں؟ (أَيْنَ لُكَعُ؟)

وہ چھوٹو کہاں ہے؟

وہ چھوٹو کہاں ہے؟

پیار کے ساتھ لقب بھی دیتے ہوئے، حسنین کریمین کو اس انداز سے کہتے ہیں،

کہ وہ چھوٹو کہاں ہیں؟

وہ مُنا کہاں ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ چھوٹو کہاں ہے؟

میں انتظار کرتا ہوں کہ یہ دونوں بچے آتے کیوں نہیں ہیں۔

اور میں ذہن کے اندر سوچتا ہوں کہ ان کی والدہ ان کو

اچھے کپڑے پہنا رہی ہوں گی۔

بنا سنوار رہی ہوں گی،

آخر ان کے نانا آئے ہیں ان سے ملنا ہے،

محبت کے ساتھ ان کو نہلاتی دھلاتی ہوں گی،

اس وجہ سے تاخیر ہو رہی ہے وہ تشریف لے آتے ہیں۔

سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ تشریف لاتے ہیں،

اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوں ان کو گلے لگا لیتے ہیں دوڑے دوڑے آتے ہیں،

ان کو گلے لگا لیتے ہیں،

اور ایک بات کہتے ہیں جس وجہ سے دنیا کے ہر مسلمان کو جنت کے

ان شہزادوں سے پیار،

محبت،

اور الفت ہونی چاہیے۔

جس کو ان سے پیار،

محبت،

اور الفت نہیں،

اسے اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیے اور جان لینا چاہیے۔

آپ ارشاد فرماتے ہیں:

((أَللّٰهُمَّ أُحِبُّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ.)) ❶

❶ صحيح البخاري : 5884.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''الٰہی تو اس سے پیار کرلے، اور جو اس سے محبت کرے اسے بھی اپنا محبوب بنالے۔''

کبھی ان دونوں شہزادوں کو اپنی چادر میں پیار سے چھپا لیتے ہیں اور کہتے ہیں:

((أَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا)) ❶

''جو حسنین کریمین سے محبت کرتا ہے اللہ اس سے محبت کرتا ہے''

جنت کے ان شہزادوں کو دیکھ کر سیدہ فاطمہ کے گھر میں بیٹھ کے

أَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا

اے اللہ! میں تیرا آخری نبی ہوں،

میں ان اپنے دونوں نواسوں سے محبت کرتا ہوں،

اور تجھ سے دعا کرتا ہوں،

اور تو بھی ان کو اپنا محبوب بنالے،

تو بھی ان سے محبت کرلے،

اور یہ بھی دعا کرتا ہوں:

وَأَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا.

''اے اللہ! میری امت میں سے جو شخص ان سے محبت کرے تو اس سے بھی محبت فرمالے۔''

رسول اللہ ﷺ کا حسن و حسین سے بازار میں اظہار محبت

ایک اور روایت میں ایک اور صحابی بڑی خوبصورت حدیث بیان کرتے ہیں:

یہ تو گھر تشریف لے گئے تھے نا،

آپ ﷺ اپنے ان نواسوں سے گھر میں جا کر بھی محبت کرتے ہیں۔

یہ گلی میں مل جاتے ہیں،

❶ جامع الترمذی: 3769.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوک چوراہے میں مل جاتے ہیں،

تو وہاں بھی محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر یوں جوش مارتے ہوئے اُبل آتا ہے،

اور وہاں محبت کا اظہار کر دیتے ہیں۔

ایک اور صحابی بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کے لئے دعوت کا اہتمام کیا گیا۔

ہم بھی آپ کے ساتھ، مدینہ کے ایک گھر میں کھانا کھانے کے لیے، اس دعوت کو قبول کرنے کے لیے جارہے ہیں۔

کہ راستے میں یہ جنت کے شہزادے دوڑے آرہے ہیں۔

اللہ کے پیارے نبی ﷺ اپنے صحابہ کو پیچھے چھوڑتے ہوئے، آگے بڑھتے ہوئے، یوں بیٹھ جاتے ہیں۔

محبت کا ایک منظر

ذرا پورا منظر ذہن میں لائیے!! مدینہ کی گلیاں ہوں،

اللہ کے پیارے نبی ہوں،

آپ کے صحابہ ساتھ ہوں،

کسی کے گھر دعوت کا اہتمام ہو،

صحابہ کا قافلہ ساتھ موجود ہو،

وہ اس منظر کو دیکھتے ہوں،

اس منظر کو پھر Save کرتے ہوں،

پھر ہم تک اس کو پہنچاتے ہوں،

اللہ کے پیارے نبی ﷺ

وہ ادب والے،

وہ عظمت والے،

وہ شان والے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ محبت والے،

جلال والے،

رعب والے،

مقام والے،

سب سے اعلیٰ اسٹیٹس والے،

دونوں جہانوں کے سردار بھی ہیں،

ختم نبوت کے تاجدار بھی ہیں،

لیکن اس کے باوجود ان نواسوں سے ایسی محبت ہے۔

بھری محفل میں سب کے سامنے آگے بڑھ کے گلی کے اندر نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔

نیچے بیٹھ کے اپنی دونوں بانہیں دونوں بازوں یوں پھیلا دیتے ہیں۔

اور جنت کے ان شہزادوں کو بلاتے ہیں۔

آؤ نا! میرے پاس لیکن بچوں کی جیسے عادت ہوتی ہے۔

یہ ان کی کتنی خوبصورت ادا ہوتی ہے،

جب ان کو بلاتے ہیں تو وہ بھاگتے ہیں،

جب ان کو قریب کرتے ہیں،

وہ اِدھر اُدھر ہوتے ہیں کھیلنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ نے بچے کی نیچر اور فطرت میں یہ چیز رکھی ہوئی ہے۔

اللہ کے پیارے نبی ﷺ دونوں شہزادوں کو بلا رہے ہیں،

یہ بھاگ رہے ہیں آپ ﷺ ان کو پکڑ رہے ہیں۔

لیکن جلدی نہیں پکڑ رہے تاکہ بچوں کو یہ محسوس نہ ہو،

ہمارے اندر کوئی پوٹینشل نہیں،

ہم بھاگ نہیں سکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((وَيُضَاحِكُهُ النَّبِيُّ ﷺ))

اللہ کے نبی ﷺ ان کے ساتھ کھیل کھیل کر مسکرا رہے ہیں،

تھوڑا ان کو بھاگنے کا موقع دیتے ہیں،

پھر پیار سے،

محبت سے پکڑ لیتے ہیں۔

صحابی رسول کا اس پورے واقعے کو من وعن ہم تک پہنچانا

اس صحابی پہ بھی قربان جائیں کتنا عظیم صحابی اور کیسے انہوں نے ایک ایک منظر کو محفوظ کر کے ہم تک پہنچایا۔

وہ پورا نقشہ کھینچا اور کہا:

اللہ کے نبی نے جلدی نہیں پکڑا مسکراتے رہے،

پھر جب پکڑا تو کیسے پکڑا؟

صحابی وہ منظر بیان کرتے ہیں:

((فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ تَحْتَ ذَقْنِهِ))

ایک ہاتھ جناب حسین کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ دیا،

((وَالْأُخْرَى فِي فَأْسِ رَأْسِهِ))

اور دوسرا ہاتھ جہاں سے درمیان سے سر سے مانگ نکالتے ہیں،

وہاں پہ رکھ دیا۔

اللہ کے پیغمبر ہیں،

صحابہ موجود ہیں،

مدینہ کی گلیاں ہیں،

سیدنا حسین ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے آپ کو بھگاتے رہے ہیں،

پیار اور محبت کے ساتھ آپ پیچھے پیچھے ہیں،

پھر پکڑ لیتے ہیں،

پھر بٹھا لیتے ہیں،

پھر یوں پکڑتے ہیں،

کہ ایک ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے، مبارک ہاتھ،

اور دوسرا ہاتھ سیدنا حسین کی پیشانی کے تھوڑا اوپر بالوں پہ، جہاں مانگ نکالتے ہیں،

وہاں پہ رکھ دیتے ہیں۔ [1]

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے بارے چار تاریخی جملے

اس موقع پہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار جملے ارشاد فرماتے ہیں:

یہ تاریخی جملے ہیں ہر مسلمان کو اپنے سینے میں ان جملوں کو محفوظ کر لینا چاہیے۔

یہ جملے نہیں، حسین کے لیے سرٹیفکیٹس ہیں،

یہ جملے نہیں، دنیا کی سب سے بڑی ڈگریاں ہیں،

پہلا جملہ: پھر آپ ارشاد فرماتے ہیں:

حُسَيْنٌ مِنِّي،

حسین میرا ہے۔

دوسرا جملہ فرمایا:

وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ،

اور میں حسین کا ہوں۔

---

[1] سنن ابن ماجه:144۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا،

تیسرا جملہ:

اللہ اس سے محبت کرے، جو حسین سے محبت کرے۔

چوتھا جملہ: ارشا فرماتے ہیں

حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ

باقیوں کے نواسے مل کر خاندان بناتے ہیں،

یہ میرا ایک نواسہ حسین اکیلا ہی ایک خاندان کی طرح ہے۔

یہ اکیلا ایک پورے قبیلے جیسی شان رکھتا ہے۔ [1]

حسین سے محبت ہی محبت

یہ چار تاریخی جملے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں محبت اور وارفتگی کے ساتھ زبان نبوت سے صادر ہوئے!

معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں حسین کی کتنی محبت تھی!!

پیدائش ہوتی ہے تو نام آپ رکھتے ہیں،

گھر میں جا کے محبت کا اظہار کرتے ہیں،

گلی میں مل جاتے ہیں تو محبت کا اظہار کرتے ہیں،

مسجد میں محبت کا اظہار کرتے ہیں،

کھیل کر محبت کا اظہار کرتے ہیں،

ایک ہی موقع پر چار چار ڈگریاں دے کر محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

ذرا اور آگے بڑھیے:

[1] سنن ابن ماجه:144.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

محبت کا ایک اور منظر دیکھیے:

اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے زیادہ دنیا سے بے التفاتی کا منظر وہ ہوتا تھا۔

جب آپ نماز میں ہوتے تھے،

جب آپ نماز میں کھڑے ہوتے

أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ. [1]

تو آپ کے سینہ کے اندر سے اس طرح رونے کی آوازیں نکلتیں،

جس طرح ہنڈیا کے اندر پانی کھولتا ہے۔

آپ کے سینہ سے اس طرح

گڑگڑانے کی،

رونے کی،

سسکیاں،

اور آہیں بھرنے کی آوازیں بلند ہوجاتیں دنیا و مافیھا سے بے خبر ہوجاتے

ساری توجہ رب کریم کی طرف ہوجاتی۔

نماز کے دوران نواسوں سے محبت

جنت کے ان شہزادوں سے اللہ کے نبی کو اتنا پیار تھا

کہ نماز کے اندر بھی اپنے نواسوں سے پیار کیا کرتے تھے،

محبت کیا کرتے تھے۔

ذرا احادیث سنتے چلے جائیے:

صحابی رسول، صحابی جلیل رضی اللہ عنہ سنن نسائی کے اندر ایک حدیث بیان کرتے ہیں:

اور اس حدیث کو پڑھ کے میں تو حیران رہ جاتا ہوں۔

---

[1] سنن نسائی:1215.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں:

کوئی ایک نماز تھی (اِحْدٰی صَلَاتِی الْعِشٰی) یا ظہر کی تھی یا عصر کی تھی،

اللہ کے پیارے نبی ﷺ تشریف لے آئے مسجد نبوی میں

سنن نسائی کی اس روایت پہ غور کرتے چلے جایئے گا

اپنے ایک نواسے کو بھی لائے حسن تھے یا حسین تھے۔ان دونوں میں سے کوئی ایک تھا اس صحابی کو یاد نہیں رہا۔

اس نے پورا منظر جیسے تھا پوری امانت داری کے ساتھ امت تک پہنچایا۔ چلتے چلتے یہ بھی سمجھ لیجئے! بدبخت ہیں وہ جو صحابہ اور اہل بیت میں دشمنی کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔

فضائل حسین کے ہیں،

راوی صحابی ہے،

بہر حال کہا:

کوئی ایک نماز ظہر کی تھی یا عصر کی تھی

اور آپ کے نواسوں میں سے کوئی ایک نواسہ جناب حسن رضی اللہ عنہ تھے یا جناب حسین رضی اللہ عنہ تھے۔

ان کو آپ نے ساتھ لیا نماز کروانا شروع کر دی۔

اکیلے نہیں پڑھ رہے،

جماعت کروا رہے ہیں،

امام ہیں،

مصلیٰ امامت پر کھڑے ہیں،

رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ کے اندر کھڑے ہیں،

نماز کی حالت میں ہیں،

نواسے کو پاس بٹھایا اور یہ بچے۔

معصوم بچے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے سے بچے،

ظاہر ہے آپ اندازہ کر لیجئے

کہ دو ہجری میں نکاح ہوا،

۳ ہجری میں سیدنا حسن کی پیدائش،

۴ ہجری میں سیدنا حسین کی ولادت ہوئی،

۱۱ ہجری میں اللہ کے پیارے نبی فوت ہو جاتے ہیں،

آپ کی پوری زندگی کے اندر ان دونوں جنت کے شہزادوں کی عمر بس اتنی ہی تھی،

تقریباً 6 سال یا 7 سال کے یہ معصوم بچے ہیں۔

آپ ﷺ ان کو مصلیٰ امامت پہ اپنے پاس بٹھا لیتے ہیں۔

اللہ کے پیارے نبی ﷺ جب سجدے میں جاتے ہیں تو یہ آپ کے اوپر بیٹھ جاتے ہیں۔

صحابی کہتے ہیں:

لمبا سجدہ کیا،

اتنا لمبا سجدہ،

کہ مجھے خطرہ محسوس ہونے لگا۔

کوئی ایمرجنسی نہ ہو،

کوئی مسئلہ نہ بن گیا ہو،

کوئی پریشانی نہ ہو،

کسی دشمن نے کوئی عداوت نہ کر دی ہو،

یہ اہل اسلام کا ایسا امتیاز رہا ہے کہ ان کے دشمن جانتے ہیں کہ ان مسلمانوں کو نماز سے بڑی محبت ہے۔

اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں نماز کی حالت میں ہی کرتے ہیں۔

حتی کے مشرکین نے مشورہ بھی کیا تھا تو نماز عصر کے وقت کہ ان کی ایسی نماز کا وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے والا ہے

جوان کو دنیا کی ہر چیز سے،

اپنی اولادوں سے پیاری لگتی ہے۔

جب یہ نماز پڑھنے لگیں ان پہ دھاوا بول دینا۔

یہ صحابی کہتے ہیں:

مجھے خطرہ لاحق ہوا میں اپنی طرف سے کہنے کی ہمت نہ کرتا

لیکن صحابی نے ایسے بیان کیا ہے۔

ویسے میں عرض کر رہا ہوں سنن نسائی پڑھ کر دیکھیے گا۔

یہ صحابی کہتے ہیں:

کہ میں نے سجدے کی حالت میں پریشان ہو کے اپنے سر کو اٹھا کر دیکھا

کہ کیا وجہ ہے اللہ کے پیارے نبی ﷺ نے اتنا لمبا سجدہ کیوں کر دیا؟

شارح حدیث نے اس حدیث سے باقاعدہ مسئلے کا استنباط کیا ہے،

کہ اگر کوئی ایمرجنسی بن جاتی ہے تو ہماری شریعت میں اتنی رعایت اور سہولت موجود ہے،

کہ ایمرجنسی کے اندر انسان دائیں بائیں نماز کی حالت میں جھانک سکے، مجبوری کی وجہ سے ایمرجنسی کے اندر دیکھ سکتا ہے۔

کہ کیا مسئلہ ہے کوئی سانپ آ گیا ہے،

کوئی بچھو آ گیا ہے،

کوئی اس طرح کی چیز آ گئی ہے،

تو نمازی بندہ اضطراری حالت میں آگے پیچھے دیکھ سکتا ہے۔

ان کے لیے تو اس سے بڑی ایمرجنسی کیا ہو سکتی تھی

کہ ان کے ذہن میں خیال آ رہا تھا

کہیں اللہ کے نبی کو کوئی پریشانی لاحق نہ ہو گئی ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سجدے کی حالت میں کہتے ہیں؟

میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو جنت کا ایک شہزادہ اللہ کے پیارے نبی کی کمر پر براجمان تھا

اور آپ سجدے کی حالت میں تھے، نماز سے فارغ ہوئے، باقی صحابہ نے بھی اس بات

کو محسوس کیا

کہ آج ایک سجدہ بہت ہی لمبا تھا۔

پوچھنے کی ہمت کی: اللہ کے پیارے نبی ﷺ کوئی پریشانی تو نہیں ہو گئی تھی،

کوئی مسئلہ تو نہیں بن گیا تھا، کوئی وجہ تو نہیں بن گئی تھی،

آپ ﷺ نے فرمایا:

نہ پریشانی تھی،

نہ ایمرجنسی تھی،

نہ جبریل وحی لے کر آیا تھا،

كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ

کچھ بھی نہیں ہوا تھا،

وَلَكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَكَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ [1]

میرے اس بیٹے نے مجھے سواری بنا کے میرے اوپر سوار ہو گیا تھا۔

میں نے کہا نواسہ ہے نا،

جنتی شہزادہ ہے،

علی کا بیٹا ہے،

فاطمہ کے جگر کا ٹکڑا ہے،

میرا نواسہ ہے،

---

[1] سنن نسائی: ١١٤١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا معصوم بچہ ہے،
کس محبت کے ساتھ میری کمر پہ بیٹھ گیا ہے۔
میں نے کہا:
جب تک یہ خود اٹھے گا نہیں،
میں سجدے سے اپنے سر کو اٹھاؤں گا نہیں،
نماز کی حالت میں اپنے نواسوں سے،
سیدین کریمین سے،
حسنین سے،
جنت کے شہزادوں سے،
اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس انداز سے محبت فرما رہے ہیں۔

نماز عشاء کے وقت جنت کے شہزادوں سے محبت

ایک اور صحابی بیان کرتے ہیں:
ایک اور نماز کی کیفیت بیان کرتے ہیں۔
اس حدیث کے راوی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔
یہ ظہر یا عصر کی بات تھی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز عشاء کا واقعہ سناتے ہیں۔
کہتے ہیں:
کہ نماز عشاء کا وقت تھا اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء کی امامت کروائی،
بچے آپ کے ساتھ،
یہ جنت کے شہزادے آپ کے ساتھ اور نماز کی حالت میں بھی آپ کے ساتھ ہی تھے
اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے ان دونوں بچوں کو اپنی گود کے اندر بٹھا لیا۔
گود کے اندر بیٹھا کے ان سے پیار کیا اور میں نے جا کے عرض کی اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!
اگر آپ اجازت دیں تو میں ان بچوں کو گھر چھوڑ آؤں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جاؤ اپنی ماں کے پاس،

اپنی والدہ کے پاس،

سیدہ فاطمہ کے پاس چلے جاؤ۔

آسمان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسوں سے محبت کا اظہار:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

کہ جوں ہی میں جنت کے ان شہزادوں کو گھر چھوڑنے کے لیے کھڑا ہوا۔

آسمان سے ایک روشنی،

ایک بجلی،

ایک چمک نمودار ہوئی۔

عشاء کا وقت تھا،

اندھیرا تھا،

ہر سوں! اندھیرے چھائے ہوئے تھے۔

اللہ رب العالمین کو بھی اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان نواسوں سے اتنی محبت ہے۔

کہ اللہ کے پیارے نبی کے نواسوں کے لیے آسمانوں سے بجلی چمکتی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

کہ جب تک میں جنت کے ان شہزادوں کو گھر چھوڑ کے نہیں آیا آسمان پہ وہ روشنی موجود رہی، مسلسل موجود رہی،

حتی کے میں ان دونوں کو گھر چھوڑ آیا۔ [1]

میرے بھائیو اور بزرگو!

خصوصاً میں ان احباب کو کہنا چاہتا ہوں جن کے ذہن میں کبھی شیطان نے غلط خیال

[1] الطبقات الکبریٰ جلد5 فی ترجمة الحسین، سلسلة احادیث صحیحه: 1706.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بنادیئے ہیں

یا غلط لوگوں کی باتوں سے خیال پیدا ہو گیا ہے۔

الحمدللہ اہلحدیث وہ ہوتا ہے جو اللہ کے نبی کی ہر حدیث پر ایمان لاتا ہے۔

یہ سب باتیں اِدھر اُدھر کی کہانیاں اور افسانے نہیں ہیں بلکہ۔

کوئی صحیح بخاری کی حدیث ہے،

کوئی سنن نسائی کی حدیث ہے،

کوئی مسند ابی یعلی کی حدیث ہے،

کوئی معجم کبیر طبرانی کی حدیث ہے۔

آپ ﷺ اپنے ان نواسوں سے عمر بھر محبت کرتے رہے۔

وقت گزرتا گیا

یہ جوان ہوتے رہے،

پلتے بڑھتے رہے،

آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں دس سال گزارے۔

جب گیارہواں سال شروع ہوا۔

رسول اللہ ﷺ جان کنی کے عالم میں

۱۱ ہجری میں آپ ﷺ

جان کنی کے عالم میں ہیں،

سکرات الموت میں ہیں،

بڑی سخت کیفیتیں ہیں،

نزع کے عالم میں ہیں،

((إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ)) [1]

[1] صحیح بخاری:4449.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"موت کی بے ہوشیاں ہوتی ہیں۔"

اس بے ہوشی کے عالم میں آپ اپنے پاس بلاتے ہیں۔

تو انسانی تاریخ میں سے،

مسلمانوں میں سے،

سب سے زیادہ اگر آپ سکرات الموت میں کسی کو قریب بلاتے ہیں۔

تو حسنین کی والدہ،

جنت کی شہزادی کو۔

رسول اللہ ﷺ کا فاطمہ کے کان میں سرگوشی کرنا

سیدہ فاطمہ زہراء بتول رضی اللہ عنہا کو پاس بلاتے ہیں،

ان کے کان میں سرگوشی کرتے ہیں،

ہماری ماں اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ان سے پوچھتی ہیں:

اللہ کے پیارے نبی نے آپ سے کیا کہا تھا؟

وہ فرماتی ہیں نہیں! یہ تو اللہ کے نبی ﷺ کا راز ہے میں اس کو فاش نہیں کرسکتی۔

جب آپ اللہ کو پیارے ہو جاتے ہیں۔

ہماری ماں پھر پوچھتی ہیں:

فاطمہ!

بتاؤ تو سہی اللہ کے پیارے نبی نے دنیا سے جاتے ہوئے آپ کو کیا کہا تھا؟

یہاں سے آپ اندازہ کیجئے!

مرض الموت کے اندر،

سکرات الموت کے اندر،

موت کی بے ہوشیوں کے اندر،

انسان کس کو اپنے پاس بلاتا ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کس سے راز و نیاز کرتا ہے،

محبت کی باتیں کرتا ہے۔

آپ ہنسی تھیں پھر آپ روئی تھیں۔

وجہ کیا تھی؟

کہتی ہیں:

کہ اب اللہ کے نبی پیارے ہو چکے اب میں بتائے دیتی ہوں،

آپ ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلا کر کہا تھا،

فاطمہ!!! مجھے لگتا ہے کہ میں اللہ کے پاس جانے لگا ہوں،

فاطمہ!!! مجھے لگتا ہے اے میری بیٹی! مجھے لگتا ہے میں اللہ کے پاس جانے والا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ کا سیّدہ فاطمہ کو تقوی اور صبر کی تلقین کرنا

(فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِىْ) جب میں اللہ کے پاس چلا جاؤں،

اللہ سے ڈر کر زندگی بسر کرنا اور صبر کا دامن تھامنا،

یہ گھرانہ ہی صبر والا ہے،

یہ گھرانہ ہی استقامت والا ہے،

ان کی تربیت ہی ایسی ہوئی ہے،

یہ اہل بیت نبی ہیں،

یہ عام انسانوں جیسے نہیں ہیں۔

عام صحابہ سے ایک درجہ زیادہ ان کا احترام اہل بیت نبی ہونے کے حوالے سے بنتا ہے۔

کہا:

(فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِىْ) فاطمہ!!! میری بیٹی جب میں چلا جاؤں اللہ سے ڈر کر زندگی بسر کرنا، صبر کا دامن تھام لینا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب میرے بابا نے مجھ سے کہا میں دنیا سے جانے والا ہوں میں رو پڑی تھی۔

آپ نے پھر مجھے قریب کر کے کہا: فاطمہ! میرے جانے کے بعد سب سے پہلے میرے ساتھ ملاقات میرے گھر میں سے تیری ہو گی،

تو میرے پاس سب سے پہلے آئے گی پھر میں مسکرا پڑی تھی،

کہ جدائی تو ہے لیکن تھوڑی دیر کے لیے ہے پھر جنتوں میں ملاقات ہو جائے گی۔ [1]

اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کو پیارے ہو جاتے ہیں۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کی مشاورت سے اس میں

علی المرتضی موجود ہیں،

حسنین کریمین موجود ہیں،

اہل بیت اطہار موجود ہیں،

سب کی اتفاق رائے سے ان کو خلیفہ بنا دیا جاتا ہے۔

اور ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنتے ہیں۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلافت کو سنبھالتے ہیں اس وقت حالات ایسے تھے کہ

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید خلافت کوئی میٹھائی کا تھال تھا جس پہ جھگڑا ہو رہا تھا۔ نہیں

آپ نہیں جانتے اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد عرب معاشرے کا حال کیا ہو چکا تھا۔

مدینہ میں مختلف فتنوں کا ظہور

مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کر دیا،

اِدھر سے عورت نے نبوت کا دعویٰ کر دیا،

[1] صحيح البخاري: ٣٦٢٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِدھر سے منکرین زکوٰۃ نے سر اٹھالیا،

اُدھر سے بین الاقوامی طاقتیں سر اٹھانے لگیں،

کہ مسلمانوں کا پیغمبر دنیا سے جا چکا ہے،

یہ نازک موقع ہے،

مسلمان پریشانی میں ہیں،

یہ موقع ہے کہ اسلام کو ختم کیا جائے۔اس وقت ختم نبوت پہ سب سے پہلے ڈاکا ڈالا گیا۔

جناب صدیق کا فتنوں کی سرکوبی کرنا

جناب صدیق رضی اللہ عنہ وہ سب سے پہلے مجاہد ہیں جو ختم نبوت کے ڈاکوؤں کے خلاف مسلح ہو کے نکلے

اورانہوں نے ان سارے فتنوں کی سرکوبیاں کیں۔

کانٹوں کی اسٹیج تھی جس پہ جناب صدیق چلتے رہے، مسلمانوں کو سنبھالا دیا،غم کے حالات میں مسلمانوں کو سنبھالا۔

اہل بیت سے محبت کے نرالے انداز پیش کیے۔

خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اس کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور اسلامی مملکت کو چالیس لاکھ مربعہ کلومیٹر تک پھیلا دیا۔

کفار اپنے اپنے ملکوں میں بیٹھے ہوتے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نام سے

کپکپا رہے ہوتے،

ڈر رہے ہوتے،

خوف کھا رہے ہوتے،

شیطان ان سے خوف کھاتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ و اہل بیت کی باہمی محبت

اہل بیت ان دونوں خلیفوں سے اس طرح محبت کرتے

اور مسلمان ان دونوں خلفاء سے اپنے بچوں کے دلوں میں محبت ایسے بٹھاتے جیسے قرآن کی سورت سکھائی جاتی ہے۔

ایک بڑا عجب منظر ہے ایک دفعہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کم وبیش چالیس لاکھ مربع کلومیٹر کے حکمران

اور پوری دنیا میں عدل وانصاف کے جھنڈے لہرانے والے،

لیکن ان جنتی شہزادوں سے اتنی محبت ہے،

ان کے ساتھ اتنی Frankness ہے۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے Frankness

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ آتے ہیں پیار سے آ کے کہتے ہیں:

عمر! میرے ابو کے منبر سے نیچے اترو،

انزِلْ عَنْ مِنبَرِ أَبِي، وَاذْهَبْ إِلَى مِنبَرِ أَبِيْكَ،

میرے ابو کے منبر سے نیچے اترو، اور اپنے باپ کے منبر پر جاؤ،

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

اے میرے حسین!!! میرے باپ کا تو منبر ہی کوئی نہیں تھا،

میرے باپ کا تو منبر ہی کوئی نہیں تھا،

پھر اس پیارے سے بچے کو اپنے پاس بیٹھا لیتے ہیں۔

منبر کے اوپر اپنے پاس بیٹھا کے پیار کرتے ہیں اور پیار کرنے کے بعد کہتے ہیں:

حسین بیٹے!

یاد رکھنا!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسین بیٹے!

یاد رکھنا!

مَا أَنْبَتَ عَلَى رُءُوسِنَا الشَّعْرَ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ أَنْتُمْ ❶

اللہ جانتا ہے ہمیں جو بھی عزت کائنات میں ملی ہے اللہ نے دی ہے اللہ کے بعد تمہارے گھروں سے ملی ہے،

تمہارے گھر سے ملی ہے، تمہارے گھر سے ملی ہے اور پھر محبت سے کہتے ہیں:

حسین بیٹے!

تم میرے پاس آتے کیوں نہیں ہو؟

ملتے رہا کرو نا،

آتے رہا کرو میرے پاس،

ملتے رہا کرو۔

پھر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ جناب عمر فاروق کے پاس چکر بھی لگاتے ہیں۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس گھر سے اتنی محبت تھی اور اس قدر الفت تھی۔

دنیا میں کسی چیز کی کمی نہیں، چالیس لاکھ مربعہ کلومیٹر کے حکمران ہیں اور پوری دنیا کے اندر عدل وانصاف کے جھنڈے لہرا چکے ہیں۔

کمی ہے تو ایک بات کی کمی ہے، کمی ہے تو ایک بات کی ہے،

سوچتے ہیں تو ایک بات سوچتے ہیں۔

❶ سیر اعلام النبلاء : 351/4، ابن حجر "الاصابہ" : 549/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی سوچ

عمر! اللہ کے نبی کے گھر سے تیرا کوئی رشتہ ہی ہو جائے،

تیرا کوئی تعلق ہی قائم ہو جائے،

تیرا کوئی تعلق ہی قائم ہو جائے،

سیدہ ام کلثوم بنت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما ان کے حوالے سے پیغام بھیجتے ہیں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف

صرف ایک خواہش ہے کہ اللہ کے نبی کے گھرانے کے ساتھ کوئی رشتہ قائم ہو جائے۔

اور تاریخ اس بات پہ گواہ ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عمر میں تفاوت کے باوجود عمر کی خدمات اور محبتوں کو دیکھتے ہوئے انہیں اپنا داماد بنا لیتے ہیں۔

اہل بیت نبی کے،

صحابہ کرام کے،

یہ محبت بھرے تعلقات آپس میں جاری رہتے ہیں۔

محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے افضلیت پر سوالات

صحیح بخاری اٹھا کے دیکھیے! حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بیٹے امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے کوئی سوال کرنے والا سوال کرتا ہے۔

۔صحیح بخاری اسلامی تاریخ کی سب سے مستند کتاب ہے۔

کہتے ہیں:

میں نے اپنے ابو علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

سب سے زیادہ افضل اس امت کے اندر کون ہے؟

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جواب دیتے ہیں بیٹے! سب سے افضل اس امت کے اندر ابو بکر سے کہتے ہیں۔

پھر میں نے پوچھا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر کے بعد کون افضل ہے؟

جواب دیتے ہیں اس کے بعد عمر ہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

پھر تیسرا سوال میں نے اس لیے نہیں پوچھا کہ اگر میں تیسرا سوال کرتا۔

تو ابو اپنا نام لینے کی بجائے عثمان غنی کا نام لے دیتے۔

تو میں نے تیسرا سوال کرنے کی بجائے کہا:

اس کے بعد تو آپ ہی ہیں نا،

کہا نہیں!

مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ [1]

بیٹا! میں تو اللہ کے نبی کا صحابی اور ایک عام انسانوں کی طرح ایک انسان ہوں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رب کو پیارے ہو جاتے ہیں۔

ان کے خلاف بھی سازش یہی ہوتی ہے نماز کی حالت میں،

مسلمانوں کی یہ بڑھتی ہوئی شان شوکت،

ان کی سلطنت،

ان کی عظمت،

اور اسلام کا بڑھتا ہوا نظام،

کفر کو بھاتا نہیں،

شروع ہی سے سازشیں،

سازشوں کے جال پھیلاتے ہیں۔

---

[1] صحیح البخاری: 3671.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہادت عمر رضی اللہ عنہ

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ایک ایرانی مجوسی، پارسی ظالم انسان ابولؤلؤ فیروز نامی عین نماز کی حالت میں شہید کر دیتا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ زخموں کی ابھی تاب نہیں لا رہے،

بیماری کی کیفیت میں ہیں،

اور اس کے بعد آپ شہید ہو جاتے ہیں ابھی آپ کو دفن نہیں کیا گیا،

آپ کا جسد مبارک،

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک،

ابھی وہیں پڑی ہے جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی پیچھے سے آتا ہے میرے کندھے پہ ہاتھ رکھتا ہے۔

میرے کندے پہ ہاتھ رکھ کے کہتا ہے:

ابن عباس! میرا اندازہ تھا کہ اللہ کے نبی چلے گئے،

اس کے بعد ابوبکر جائیں گے،

اور اس کے بعد عمر جائیں گے،

پوچھا کیوں؟

یہ میرا اندازہ اس لیے تھا کہ اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پوری زندگی میں جب بھی بات کرتے تھے،

تو آپ یہی کہتے تھے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابوبکر و عمر سے اس قدر تعلق

((كُنْتُ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرَ)) میں اور ابوبکر اور عمر، ایک موقع پہ موجود تھے۔

کبھی آپ کہتے:

((فَعَلْتُ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرَ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے،

ابو بکر نے،

اور عمر نے یہ کام کیا۔

کبھی آپ یہ کہتے تھے:

إِنْطَلَقْتُ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرَ میں اور ابو بکر اور عمر چل کر فلاں جگہ پہ گئے۔

پوری زندگی جب اللہ کے نبی یہی کہتے رہے۔

میں نے ایسے کیا،

ابو بکر میرے ساتھ،

عمر میرے ساتھ،

تو میرا خیال یہی کام کرتا تھا کہ اس کے بعد عمر کی باری آئے گی۔

اور میرا اندازہ ہے کہ قیامت کے دن بھی اللہ ان کو اکھٹے ہی اٹھائے گا۔

جناب ابن عباس کہتے ہیں:

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک چار پائی پہ پڑی ہے ابھی دفنایا نہیں گیا۔

لوگ رو رہے ہیں پیچھے سے کوئی آکے میرے کندے پہ ہاتھ رکھ کے یہ باتیں کر رہا ہے۔

میں پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں کہ کون ہے اتنی محبت کی باتیں کرنے والا تو وہ داماد نبی سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ ہیں۔

وہ یہ باتیں کر رہے ہیں۔ [1]

تمام صحابہ اور اہل بیت سے محبت کیجئے

یاد رکھیے!

صحابہ کرام سے محبت،

اہل بیت سے محبت،

[1] صحیح البخاری: 3677.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر صحابی سے محبت،

اہل بیت کے ہر فرد سے محبت،

اس میں کوئی تفریق کرنا ہمارے نزدیک ایسے ہی ہے جیسے کوئی قرآن کی آیتوں میں تفریق کرے یا احادیث مبارکہ میں تفریق کرے۔

اللہ کے نبی کی ایک بیٹی سے نہیں چاروں بیٹیوں سے محبت،

آپ کی ایک بیوی سے نہیں گیارہ ازواج مطہرات سے محبت،

آپ کے ایک داماد سے نہیں سارے دامادوں سے محبت،

آپ کے ایک عزیز سے نہیں سارے رشتہ داروں سے محبت،

صرف ایک حسن و حسین سے نہیں بلکہ ان کی تو آپس میں محبتوں کے یہ انداز تھے،

سیدنا حسین،

سیدنا حسن،

جنت کے یہ شہزادے،

جنت کے نوجوانوں کے سردار۔

جو جنتی دیکھنا چاہے وہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے

سیدنا حسین کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ.[1]

”جو دنیا میں جنتی کو دیکھنا چاہتا ہوں وہ میرے نواسے حسین کو دیکھ لے“

محشر اور جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت نبی اکٹھے ہوں گے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] الصحیحة: 3289.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

((كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَبَبِيٌّ وَنَسَبِيٌّ))[1]

"قیامت کے روز ہر رشتہ (اور تعلق و قرابت) منقطع ہو جائے گا سوائے میرے ازدواجی اور نسبی رشتے کے۔"

آل بیت النبی سے محبت ایمان کا حصہ ہے

ان سے محبت کیوں نہ کی جائے؟

ان سے محبت ایمان کا حصہ اور ایمان کی عظیم ترین علامت ہے۔

مؤمن ہونے کی نشانی ہے!

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے اس قدر محبت

یہی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ

ان کو اللہ بیٹا دیتا ہے، تو ایک بیٹے کا نام ابوبکر رکھ دیتے ہیں۔

اللہ اور بیٹا دیتا ہے، اس کا نام عمر رکھ دیتے ہیں۔

یہ صرف اور صرف

اہل کفر کی

اور اہل نفاق کی

سازشیں ہیں کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالی جائے۔

اہل بیت نبی، صحابہ کرام یک جان تھے پوری زندگی اکھٹے رہے تھے۔

لیکن کفار کی سازش تھی کہ ان کو کسی نہ کسی طریقے سے علیحدہ کیا جائے،

تفریق ڈالی جائے

[1] سلسلہ احادیث صحیحہ: 274.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے صرف مؤمن ہی محبت کرتا ہے

اللہ کے پیارے نبی پیشین گوئی کر چکے تھے

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہر اہل ایمان کو یاد ہونی چاہیے۔

آپ نے فرمایا:

کہ اللہ کے نبی نے مجھے فرمایا تھا

لَا يُحِبُّكَ إِلاَّ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَبْغَضُكَ إِلاَّ مُنَافِقٌ. ❶

''علی!!! تجھ سے محبت رکھے گا تو صرف مومن اور تجھ سے بغض رکھے گا تو وہی منافق ہوگا۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے دو قسم کے آدمی ہلاک ہو جائیں گے:

ایک روایت اور بھی یاد رکھنی چاہیے۔

يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلاَنِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَآنِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي ❷

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے

يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلاَنِ

میرے تعلق سے دو قسم کے آدمی تباہ ہو جائیں گے،

مُحِبٌّ مُفْرِطٌ

وہ لوگ بھی تباہ ہوں جائیں گے جو مجھ سے محبت کرتے ہوئے غلو کر جاتے ہیں، حد سے بڑھ جاتے ہیں۔

---

❶ جامع الترمذی 3736:صحیح.

❷ مسند احمد:1376 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدے کو،

دین کو،

اسلام کو،

ایمان کو

پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔

اور وہ بندہ بھی تباہ ہو جائے گا جو مجھ سے نفرت کرتا ہے اور بغض رکھتا ہے۔

ایک اور روایت میں سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے اس بھی آگے بڑھ کر کہہ دیا:

میری وجہ سے دو قسم کے بندے جہنم میں چلے جائیں گے،

آگ میں چلے جائیں گے۔

(1) ایک وہ انسان جو مجھ سے محبت میں حد سے بڑھ جاتا ہے

(2) دوسرا وہ انسان جو میرے اوپر بہتان تراشیاں کرتا ہے۔ [1]

اور اسلامی تاریخ نے دونوں طرح کے لوگ دیکھے!

وہ لوگ جو علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت سے بغض کرنے والے تھے۔

ان کو نواصب کہا جاتا ہے،

اہل بیت نبی سے بغض رکھنے والے،

اور دوسری قسم کے وہ لوگ جنہوں نے علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو نبی کے مقام سے آگے بڑھا دیا،

حتی کے بعض نے اللہ کے مقام تک پہنچا دیا،

ان کو مشکل کشا،

حاجت روا بنا دیا۔

ان کے اندر وہ صفات پیدا کر دیں جو کہ اللہ کی صفتیں ہیں،

[1] فضائل الصحابة:٩٥٢ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوران سے وہ کچھ مانگنے لگے جو اللہ سے مانگنا چاہیے۔

یہ اپنی محبت میں حد سے بڑھنے والے ہیں۔

اوران کو نبی کے مقام پر فائز کر دیا، یہ لوگ ''رافضی'' ہیں۔اسلامی تاریخ کا ناسور

یہ دونوں قسم کے لوگ، دین اسلام پہ،

اوراس کی تعلیمات پہ عمل پیرا نہیں ہیں۔

اہل السنہ والجماعۃ دین اسلام کی اعتدال کی راہ پر قائم ہیں۔

ایک ایک صحابی سے محبت اوراہل بیت سے بالخصوص اضافی ایک درجہ محبت،

کہ وہ اہل بیت نبی ہیں صحابی ہونے کے ساتھ ساتھ،

اوراس طرح سے

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت،

عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے محبت،

عثمان غنی سے محبت،

علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے محبت۔

کفار کی سازشیں کامیاب

کفار کی یہ سازشیں ایک دن کامیاب ہو جاتی ہیں،

منافقیں کی،

اہل کفر کی،

یہ سازشیں جو شروع ہی سے یہ چاہتے تھے کسی نا کسی طریقے سے اسلام کو کمزور کیا جائے۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا،

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔

کوفیوں کا سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو خط لکھنا

انہی سازشوں کا تسلسل تھا لیکن اب اس نے رنگ بدل لیا تھا۔ کوفہ کے اندر کچھ لوگ جمع ہو کر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو

دعوت نامے لکھتے ہیں،

خطوط لکھتے ہیں،

خطوط کی بھر مار ہو جاتی ہے،

آپ وہاں تشریف لے جاتے ہیں،

اور وہ غم والم کی کہانی رونما ہو جاتی ہے،

جس کی خبر بھی اللہ کے پیارے نبی کو جبریل امین آ کے دے چکے تھے۔

شہادت حسین کی خبر پیغمبر کی زبانی

مسند احمد کے اندر حدیث مبارک ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عزیز کزن جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

کہ میں سویا ہوا تھا خواب کے اندر کیا دیکھتا ہوں؟

اللہ کے پیارے نبی کے بال بکھرے ہوئے ہیں،

آپ کے ہاتھ میں شیشی ہے اور اس کے اندر خون جمع کر رہے ہیں،

میں پوچھتا ہوں:

اے اللہ کے پیارے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان!

یہ کیا ماجرا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے،

یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ ❶

سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن میں اللہ کے پیارے نبی ﷺ کے پاس گیا،

آپ ﷺ کی آنکھوں مبارک سے آنسو بہہ رہے ہیں:

آنسو بہا رہے ہیں۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں:

آپ کی آنکھوں میں آنسو کس لیے جاری ہیں؟

آپ مجھے فرماتے ہیں: جبریل نے مجھے آکے بتایا ہے فرات کے کنارے حسین کو شہید کر دیا جائے گا۔ ❷

انہی کفار کی سازش کامیاب ہوتی ہے اور وہ بلانے کے بعد

آپ کو سپورٹ نہیں کرتے،

مدد نہیں کرتے،

اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی بہن واضح طور پہ کہتی ہیں: کوفہ والو! تمہارے مرد ہمارے اوپر حملے کرتے ہیں

اور تمہاری عورتیں بین کرتی ہیں۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اپنے قاتل کی نشان دہی کرتے ہیں

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں اکیلے بیٹھے ہیں۔

آکے دیکھنے والا دیکھتا ہے۔

❶ مسند احمد 242/1 .

❷ مسند احمد: 649.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتا ہے:

اس میدان میں تن تنہا قرآن کی تلاوت داڑھی آنسوؤں سے تر اور قرآن ہاتھ کے اندر اور اس کی تلاوت ہو رہی ہے۔

پوچھنے والا کہتا ہے:

یہاں کیا ہو رہا ہے؟ ہزاروں خط کا ڈھیر لگا ہے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ ان کی طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں:

یہ جنہوں نے خط بھیجے ہیں،

وَلَا اَرَاھُم اِلَّا قَاتِلِی

مجھے لگتا ہے کہ یہ مجھے مروائیں گے،

یہ مجھے شہید کروائیں گے،

یہ میرے خلاف سازشیں کریں گے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک کوفی لوگ قاتل ہیں

جامع الترمذی سے یہ پتا چلتا ہے،

کہ قتل کس نے کیا؟

اور اس عظیم سانحہ کے پیچھے ہاتھ کس کا تھا؟

وہ کوفہ والے لوگ جو اوپر سے محبت کا اظہار کرتے،

اندر سے مسلمانوں کے خلاف تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی آ کے مسئلہ پوچھتا ہے:

حالت احرام کے اندر کیا مچھر کو مارا جا سکتا ہے حاجی کے لیے جائز ہے؟

جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

اُنْظُرُوا إِلَى هٰذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ.❶

او! تم کوفے سے آئے ہو،

تمہیں شرم نہیں آتی تم نے تو اللہ کے نبی کے نواسے کو شہید کر دیا اور مجھ سے مچھر مارنے کے بارے میں سوال کرتے ہو۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو دس محرم، اکسٹھ (61) ہجری میں کربلا کے مقام پر انتہائی بے دردی سے شہید کر دیا گیا۔ ان کے قاتلوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو جب شہادت کی اطلاع ملی تو انہوں نے ان ملعون قاتلوں کو بد دعا دیتے ہوئے کہا:

"اے اللہ! ان کے گھروں یا قبروں کو آگ سے بھر دے۔ اور وہ شدت غم سے بے ہوش ہو گئیں۔"❷

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں علماء اہل سنت کا موقف:

شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ تاریخ اسلام کا وہ المناک سانحہ ہے جس نے ہر مسلمان کے دل کو غمگین کر دیا۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ، جو رسول اللہ ﷺ کے نواسے، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لختِ جگر اور جنت کے جوانوں کے سردار تھے، انہیں میدانِ کربلا میں بے دردی سے شہید کر دیا گیا۔ اس واقعے کو پڑھ کر یا سن کر ہر صاحبِ ایمان شخص کا دل خون کے آنسو روتا ہے، اور وہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے جانثار ساتھیوں کی قربانیوں کو یاد کر کے رنجیدہ ہوتا ہے۔

تاہم اس غم کا اظہار ایسے طریقے سے کرنا جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہو، درست نہیں۔ اسلام صبر و استقامت کا درس دیتا ہے اور نبی کریم ﷺ نے ہمیں صدمے کے وقت صبر

❶ جامع الترمذی: 3770.

❷ تاریخ دمشق: 229/14.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ لہٰذا سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کو یاد کرتے ہوئے خود کو زخمی کرنا، گریبان چاک کرنا یا ماتم ونوحہ کرنے کو عبادت کا درجہ دینا کسی بھی صورت جائز نہیں۔ شریعتِ اسلامیہ میں اس کی کوئی گنجائش نہیں، بلکہ اسلام صبر، دعا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

جہاں تک سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں ملوث افراد کا تعلق ہے تو علماء اہل سنت کا اس پر اجماع ہے کہ جو بھی اس ظلم میں شریک تھا چاہے وہ قاتل ہو، حکم دینے والا ہو، یا اس پر خوش ہونے والا ہو وہ اللہ تعالیٰ کی لعنت کا مستحق ہے۔ وہ شخص کتنا شقی القلب، ملعون اور بدبخت ہے جس نے نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کا حکم دیا یا اس میں کسی بھی طرح ملوث ہوا۔

چنانچہ امام الموحدین، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اہل سنت کا موقف بیان فرماتے ہیں:

> ”اللہ تعالیٰ نے سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو اس دن عزت، رفعت و بلندی اور مقام ومرتبہ عطاء فرمایا اور ان تمام کو ذلیل ورسوا کیا جس نے انہیں شہید کیا یا شہید کرنے کا حکم دیا یا اس پر راضی ہوا۔“ [1]

ہمیں چاہیے کہ ہم اس واقعے سے سبق حاصل کریں، ان کے کردار اور قربانی کو مشعل راہ بنائیں اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین اسلام کے اصولوں پر ثابت قدم رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل بیت کی سیرت سے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ رب العزت سے دعا ہے اللہ ان سازشی عناصر سے امت کو محفوظ فرمائے۔

یا اللہ! ہم آپ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں: ہم تیرے نبی کے اہل بیت سے محبت کرتے ہیں،

---

[1] مجموع الفتاویٰ: 253/4.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ان کے قدموں میں جنت میں جگہ نصیب فرما۔

ابوبکر صدیق،

عمر فاروق،

عثمان غنی،

علی المرتضی

ایک ایک صحابی سے محبت ہے ہمیں ان کے ساتھ جنتوں میں اکٹھا فرما۔ آمین۔

سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت سے سچی اور جھوٹی محبت کی علامات

اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین سے محبت ایمان کا جزو ہے اور قرآن و سنّت میں اس کی واضح تعلیمات موجود ہیں۔ تاہم یہ محبت اگر صرف زبانی دعوؤں تک محدود ہو اور اس کے عملی تقاضے پورے نہ کیے جائیں تو یہ سچی محبت نہیں بلکہ محض ایک فریب ہوگا۔ حقیقی محبت کی کچھ نشانیاں ہوتی ہیں جو انسان کے عقیدے اور عمل میں ظاہر ہوتی ہیں، جبکہ جھوٹی محبت کے کچھ پہچاننے والے نقوش بھی موجود ہوتے ہیں۔

(1) سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور تمام اہل بیت سے محبت:

سچی محبت کا تقاضا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اہل بیت سے محبت کی جائے۔ اہل بیت میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاروں بیٹیوں، سیّدنا علی، جناب حسنین کریمین، آل عقیل، آل جعفر، اور آل عباس رضی اللہ عنہم، بنو ہاشم اور بنو مطلب ان سب کا احترام تمام مسلمانوں پر لازمی و ضروری ہے۔ جبکہ بعض لوگ اپنی پسند کے صرف چند اہل بیت سے محبت کرتے ہیں اور باقی بیٹیوں اور امہات المومنین کے منکر ہیں۔ بلکہ ان سے بغض رکھتے ہیں تو یہ جھوٹی محبت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(2) قرآن پر کامل ایمان اور تحریف جیسے باطل عقائد سے اجتناب:

محبت سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کا تقاضا ہے کہ قرآن کو بغیر کسی شک وشبہ کے اللہ کا کلام مانا جائے اور تحریف قرآن جیسے عقائد سے بچا جائے۔ جیسا کہ بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید کامل نہیں ہے بلکہ مکمل قرآن ان کے بارہویں امام کے پاس ہے جو اس قرآن کو لے کر کسی غار میں چھپ گیا ہے۔ قرب قیامت وہ لے کر آئے گا اور اس کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ ایسے گمراہ عقائد کے لوگ اہل بیت کی سچی محبت کے دعویدار نہیں ہوسکتے، کیونکہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت ہمیشہ قرآن کے محافظ اور اس پر ایمان رکھنے والے رہے ہیں۔

(3) تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ادب واحترام اور گستاخی سے اجتناب:

سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت سے سچی محبت وہی شخص کرسکتا ہے جو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دل سے احترام کرے، کیونکہ یہ سب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ اور ان کے قریبی ساتھی تھے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سمیت تمام صحابہ کے باہمی اختلافات کو خیرخواہی اور حسن ظن سے دیکھنا چاہیے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اگر کوئی اختلاف ہوا بھی ہے تو وہ اجتہادی اختلاف تھا نہ کہ کفر وشرک کا کوئی معرکہ ہوا تھا۔

بعض لوگ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کی جھوٹی محبت کے نام پر خصوصاً خلفائے راشدین (ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم) اور دیگر صحابہ کرام کی توہین کرتے ہیں، جبکہ حقیقت میں سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت خود ان صحابہ کرام کا احترام کیا کرتے تھے۔ جس شخص کے اندر بھی یہ علامت پائی جاتی ہے وہ شخص سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت سے جھوٹی محبت کا دعویدار ہے اس کا سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(4) قبر پرستی اور شرک سے اجتناب:

سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت سے محبت کا مطلب ان کی تعلیمات پر عمل کرنا ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے ہمیشہ اللہ کی توحید کی دعوت دی ہے اور نبی کریم ﷺ کی بعثت کا مقصد بھی یہی تھا۔ جبکہ بعض لوگ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کی قبروں پر جا کر ان سے حاجتیں مانگتے ہیں، حالانکہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت خود اللہ کی عبادت کے سب سے بڑے داعی تھے۔ ان کی تعلیمات تو سراسر اس کے خلاف تھیں۔ انہوں نے توحید کی خاطر اپنا گھر بار، اولاد، مال سب کچھ قربان کر دیا تھا۔ یہ سب جھوٹی محبت کی علامت ہے۔

(5) سنت رسول ﷺ پر عمل اور بدعات سے پرہیز:

سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت سے سچی محبت وہی کر سکتا ہے جو رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرے، کیونکہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت بھی اسی دین پر کاربند تھے جو نبی اکرم ﷺ نے سکھایا۔ خودساختہ رسم ورواج، غلو، اور بدعات اہل بیت کی تعلیمات کے خلاف ہیں۔

اگر کوئی شخص سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کی محبت کے نام پر ایسے اعمال کرتا ہے جو نبی اکرم ﷺ اور خود سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت نے نہیں کیے، جیسے کہ خود کو زخمی کرنا، ماتم میں غلو یا دیگر بدعات تو یہ جھوٹی محبت ہے۔

(6) مصائب اور آزمائشوں پر صبر و استقامت اختیار کرنا:

سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کی زندگی صبر و استقامت کا نمونہ ہے۔ حقیقی محبت یہ ہے کہ ہم بھی ان کی طرح مشکلات پر صبر کریں، نہ کہ بے صبری اور جزع وفزع کرنے، گریبان چاک کرنے، ماتم کرنے، رخسار پیٹنے، سڑکوں پر جلوس نکال کر دوسروں کو تکالیف دینا یہ اہل بیت کا طریقہ کار نہیں تھا۔ اگر کوئی سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کے غم میں صبر کرنے کی بجائے چیخ و پکار، نوحہ اور دیگر غیر شرعی افعال کرتا ہے تو یہ سچی محبت نہیں بلکہ ایک جذباتی دکھاوا ہے۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت تو تکلیفوں، آزمائشوں، پریشانیوں وغیرہ پر صبر کرتے نظر آتے ہیں تو اگر ہم حقیقی محب ہیں تو ان کی تعلیمات کو اپنائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(7) سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کی شان میں قرآن وسنّت کی پابندی:

سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت سے سچی محبت کرنے والے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت کو ان کے مقام ومرتبہ پر رکھتے ہوئے محبت کرتے ہیں۔ وہ مقام ومرتبہ جو قرآن وحدیث میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے، اس میں کوئی بیشی نہیں کرتے۔

بعض لوگ ان میں سے چند ایک کو ان کے اس مقام ومرتبہ سے جو قرآن وحدیث میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے اس سے بڑھا کر غلو کرتے ہوئے ان کو انبیاء کرام علیہم السلام کے درجے پر پہنچا دیتے اور ان کو معصوم بنا دیتے ہیں جبکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ کوئی بھی شخصیت معصوم نہیں ہے۔

(8) اہل بیت سے سچی محبت: عقائد واخلاق اورطرزِ زندگی کی پیروی:

سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت سے محبت کا مطلب ان کے عقائد، اخلاق اور طرز زندگی کو اپنانا ہے، نہ کہ محض جذباتی دعوے کرنا یا خودساختہ رسومات میں مبتلا ہونا۔ جو لوگ قرآن وسنّت کے مطابق اہل بیت کی عزت کرتے ہیں، تمام صحابہ کرام کا احترام کرتے ہیں، توحید پر قائم رہتے ہیں اور صبر واستقامت کی راہ اختیار کرتے ہیں، وہی حقیقی معنوں میں اہل بیت کے سچے محب ہیں۔ جبکہ جو لوگ غلو، بدعات، شرک اور تعصب میں مبتلا ہو کر محبت کے نام پر اہل بیت کی تعلیمات کے خلاف چلتے ہیں، وہ درحقیقت جھوٹی محبت کے فریب میں مبتلا ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دارالحدیث الجامعۃ الکمالیۃ راجووال

تعارف

تاسیس: قیام پاکستان کے صرف دو سال بعد 1949ء میں بقیۃ السلف شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ (متوفی 14 جنوری 2014ء) نے جھونپڑیوں کے سائے میں یہ ننھا سا پودا لگایا۔ ان کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا عبداللہ سلیم رحمہ اللہ نے خون جگر سے اس کی آبیاری کی۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آج یہ توحید وسنت، تعلیم وتربیت، دعوت وتبلیغ اور تحقیق وتصنیف کا عظیم الشان مرکز ہے۔

شعبہ جات

1-	شعبہ تحفیظ القرآن	2-	تجوید القرآن
3-	شعبہ ناظرہ	4-	شعبہ درس نظامی
5-	شعبہ اسلامیہ کالج	6-	کمپیوٹر لیب
7-	شعبہ طالبات	8-	شعبہ تحقیق وتصنیف
9-	لائبریری	10-	شعبہ دعوت وتبلیغ
11-	شارٹ کورسز	12-	سمر کورسز

عملہ: ان تمام شعبہ جات کے لیے 60 قریب افراد مستقل طور پر دن رات محنت کرتے رہتے ہیں۔

طلبہ: ہر سال کم وبیش 600 بیرونی ومسافر طلبہ وطالبات دارالحدیث اوراس کی شاخوں میں قیام پذیر رہتے ہیں۔ جن کے تمام اخراجات دینی کتب کی فراہمی، صبح وشام کا کھانا، علاج اور دیگر ضروریات مدرسہ کی طرف سے فی سبیل اللہ فراہم کی جاتی ہیں۔ مقامی طلبہ وطالبات شامل کیے جائیں تو ان کی تعداد ہزار سے متجاوز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذیلی شاخیں

1۔ دارالقرآن کوڑے سیال
2۔ ریاض الحدیث للطالبات
3۔ الفیصل اسلامک سنٹر، جھجھ کلاں
4۔ مسجد توحید اہل حدیث راجووال
5۔ مسجد عائشہ اہل حدیث راجووال
6۔ مسجد منظور اہل حدیث راجووال
7۔ مسجد اللہ اکبر، پتوکی
8۔ عزیزہ اسلامک سنٹر، برائے طالبات، جھجھ کلاں
9۔ مسجد عمر فاروق اہلحدیث نئی آبادی راجووال
10۔ مسجد رحمۃ للعالمین شاداب سٹی دیپالپور

آمدن واخراجات

ان عظیم الشان کاموں کو جاری رکھنے اور آئندہ منصوبہ جات کی تکمیل کے لیے بے پناہ اخراجات ہوتے ہیں اور زر کثیر کی ضرورت رہتی ہے۔ ادارے کی کوئی بڑی مستقل آمدن نہیں۔ اس لیے ہمیں آپ کی دعاؤں اور تعاون کی شدید ضرورت ہے۔

اکاؤنٹ ٹائٹل: عبیدالرحمن محسن: UBAID UR REHMAN MOHSIN

اکاؤنٹ نمبر: UBL: 0591-303481179

IBAN:PK98UNIL0109000303481179

Jazz Cash : 0300-6972721

الداعی الی الخیر: پروفیسر ڈاکٹر عبیدالرحمن محسن بن شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ مہتمم دارالحدیث راجووال ضلع اوکاڑہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

دارالحدیث الجامعۃ الکمالیۃ راجووال ایک نظر میں

سنہ تاسیس:1949

بانی: شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ، متوفی، 14 جنوری 2014

شعبہ جات:

1.شعبہ حفظ قرآن مجید: بارہ اساتذہ کرام، طلبہ:300 تقریبا

2.درس نظامی: طلبہ:200 تقریبا

3.اسلامیہ کالج، مڈل تا ایم اے

بورڈ میں متعدد پوزیشنز کا اعزاز حاصل

4.شعبہ تجوید

5.شعبہ طالبات، مقامی و بیرونی، 200 طالبات

6.شعبہ دعوت و تبلیغ، شارٹ کورسز، تبلیغی پروگرامز

7.شعبہ مساجد: سات ذیلی مساجد، تین پر کام جاری

8.شعبہ ناظرہ: کم وبیش 400 مقامی طلبہ

9.شعبہ تحقیق و تصنیف: تیس کے قریب مطبوعات

10.سوشل میڈیا، اسلامی کلپس، بیانات

ایک عظیم پروجیکٹ

تخصصات اور تبلیغی منصوبہ جات کے لیے پندرہ کنال پر مشتمل برلب سڑک جگہ حاصل کی جا چکی ہے۔

الحمدللہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

تعاون کے لیے رابطہ:

قاری عتیق الرحمن، دارالحدیث الجامعۃ الکمالیۃ راجووال، ضلع اوکاڑہ 03024540154

دارالحدیث الجامعۃ الکمالیۃ | راجووال۔ ضلع اوکاڑہ
044-4870005
0303-6977663